سوال

خارجی فرقہ کی پہچان

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس حدیث نبوی کا کیا مطلب ہے جو بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

م فِی آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

ں گے جو کم عمر اور کم عقل ہوں گے۔ مخلوق کی نہایت بہتر بات کہیں گے۔ ان کے ایمان ان کے گلے سے آگے نکل جائیں گے (صرف زبان پر ایمان ہوگا دل میں نہیں) 'دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح (زور سے چلایا ہوا) تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے 'تم انہیں جا ملو 'قتل کر دو 'ان کے قتل ک

یہ حدیث کن لوگوں کے متعلق ہے؟ اور رسول اللہ ﷺ نے کس زمانہ کی طرف اشارہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

، اور اس مفہوم کی دوسری حدیثوں میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس فرقے کا ذکر کیا ہے جسے ''خارجی'' کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ دین میں غلو کرتے اور مسلمانوں کو ان گناہوں کی بنا پر کافر قرار دیتے ہیں جنہیں اسلام نے موجب کفر قرار نہیں دیا۔ یہ لوگ حضرت علیؓ کے زمانے میں ظاہر ہوئے تھے اور انہوں نے آ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

1ج

محدث فتویٰ